145412 - بچوں کے ساتھ نماز ادا کرنے کی غرض سے گھر میں نماز ادا کرنا

سوال

ہمارے گھر کے قریب مسجد ہے جس میں ہم روزانہ نماز پنجگانہ ادا کر سکتے ہیں، لیکن ہفتہ کے آخر میں چھٹی کے دن اور جمعہ ادا کرنے میں قریب ترین مسجد جاتا ہوں, میرا ايك بيٹا ہے جس کی عمر سولہ برس ہے وہ اکثر نماز کی پابندی نہیں کرتا.
اور نماز بھی اس وقت ادا کرتا ہے جب اسے بار بار کہا جائے اور اور اس کا پیچھا کیا جائے، اور بعض اوقات تو تجاہل سے کام لیتا ہے، اسی طرح ہمارے ساتھ میری بیوی کا بھائی بھی رہتا ہے جو یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے، جب میں گھر میں ہوتا ہوں تو گھر میں ہی نماز پڑھانے کی کوشش کرتا ہوں تا کہ بیٹا اور اس ماموں بھی نماز ادا کر لیں، اور اسی طرح بیوی اور میری دونوں بیٹیاں بھی وقت پر نماز ادا کریں.
میرا سوال یہ ہے کہ:
اول:
گھر کے نزديك مسجد نہ ہونے کی صورت میں گھر میں ہی نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے ؟
دوم:
مسجد کی بجائے گھر میں نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم کیا ہے تا کہ یقین کیا جا سکے کہ گھر کے افراد نے بھی نماز ادا کر لی ہے ؟
سوم:
مجھے علم ہے کہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی کے احکام کی پابندی کا التزام کروائیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا کوئی ایسی عمر ہے جس کے بعد والدین بچے کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں ؟
اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اور سب کو سیدھی راہ کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہر مسلمان بالغ شخص جو آذان سنے اسے نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کرنا فرض ہے.

اذان سننے کا مقصد یہ ہے کہ انسان عام آواز سے اور بغیر کسی لاؤڈ اسپیکر کے مؤذن کی بلند آواز کے ساتھ دی گئی اذان سنے، اور فضاء میں بالکل سکون ہو شور وغیرہ نہ ہو جو سماعت پر اثرانداز ہو سکے.

یہ تو نماز پنچگانہ باجماعت ادا کرنے کے متعلق ہے، لیکن جمعہ ہر اس شخص پر فرض ہے جو شہر یا بستی میں رہتا ہو جہاں جمعہ ادا کیا جاتا ہو، چاہے وہ اذان سنے یا نہ سنے، اور چاہے شہر کتنا بھی بڑا ہو.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (89676) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس بنا پر اگر آپ کے گھر سے مسجد اتنی دور ہے کہ آپ آذان نہیں سنتے تو آپ پر مسجد میں جانا واجب نہیں اس صورت میں آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر جماعت کروا سکتے ہیں.

لیکن اگر آپ اذان سنتے ہیں تو پھر آپ کو مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنا ہوگی، اور افراد خانہ نماز ادا کرتے ہیں یا نہیں اسے دیکھنے کے لیے آپ کا مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا نہ کرنا جائز نہیں ہوگا.

کیونکہ ایسا کرنے میں کسی دوسرے کی بنا پر واجب و فرض ترك کیا جا رہا ہے، جس کی تحقیق کسی دوسرے طریقہ سے بھی ہو سکتی ہے کہ مسجد میں نماز باجماعت ادا کر کے گھر آ کر انہیں نماز کی ادائیگی کا پوچھ لیا جائے.

سوم:

جب بچہ بالغ ہو جائے تو وہ مکلف اور ذمہ دار بن جاتا ہے اس سے شرعی احکامات کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی، لیکن اس سے والدین کا اپنے بچے کو وعظ و نصیحت کرنے کا واجب ساقط نہیں ہو جائیگا.

جب بچہ والدین کے ساتھ رہتا ہے تو بچے کو احسن طریقہ سے نیکی کا حکم دیا جائے اور اسے برائی سے منع کیا جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے افراد خانہ کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، جس پر ایسے شدید اور سخت فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے التحریم (6).

اور حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ سے ثابت ہے کہ والدین ذمہ دار ہیں:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

سنا:

" تم سب ذمہ دار ہو، اور تم سب سے تمہاری ذمہ داری اور رعایا کے بارہ میں پوچھا جائیگا تم اس کے جوابدہ ہو، حکمران اپنی رعایا کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائیگا وہ اس کا جوابدہ ہے، اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں پوچھا جائیگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعایا اور ذمہ داری کے بارہ میں پوچھا جائیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (853) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829).

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی جس بندے کو بھی اپنی رعایا کا حکمران بناتا ہے اور وہ اس حالت میں مرے کہ اس نے اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کیا ہو تو اللہ تعالی اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6731) صحیح مسلم حدیث نمبر (142).

اس ذمہ داری اور مسؤلیت میں یہ بھی شامل ہے کہ:

والد اپنے گھر میں کوئی برائی والی چیز داخل مت کرے اور اگر بچہ گھر میں لے آئے تو وہ اسے گھر میں رکھنے کی اجازت مت دے، مثلا اگر کوئی بچہ فحش اور بےحیائی والی چینل گھر میں لگوانا چاہے تو والد پر واجب ہے کہ وہ ایسا نہ کرنے دے.

کیونکہ یہ کام اس کے گھر میں ہو گا جس کا ذمہ دار والد ہے، اور اس نے کل قیامت کے دن اس کا جواب دینا ہے اور اگر بچہ اپنے والدین سے علیحدہ اپنے گھر میں منتقل ہو جاتا ہے تو وہ جو چاہے کرتا پھرے اور اس حالت میں والد اچھے طریقہ سے وعظ و نصیحت کرے.

اللہ تعالی سے ہم دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو سیدھی راہ کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .